کتابچہ
نمبر 14

عظمتِ سادات

اہلبیت رضوان اللہ علیہم أجمعین

کشتیِ نجات

مُرتّب :آغا سید محمد شاہ چشتی

نظر ثانی : مفتی سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب دامت برکاتہ

پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی

(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

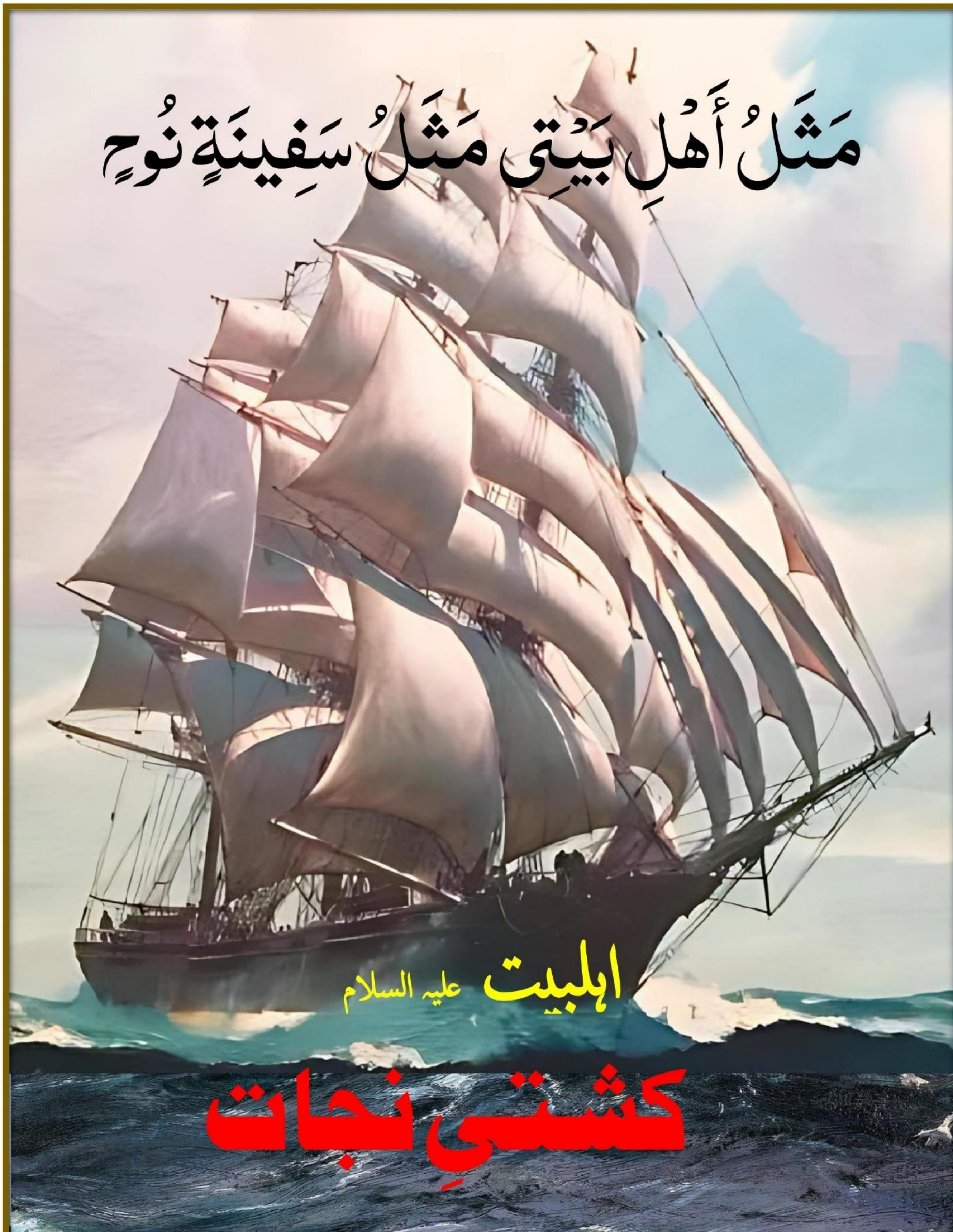
https://www.youtube.com/@Haq.Dopasi

haq.dopasi.786@gmail.com

Contact No 0301-2115588

0311-2115588

تحریکِ اتحاد بین السادات پاکستان


مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ
اہلبیت علیہ السلام
کشتیِ نجات

عظمتِ سادات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ

حضرت نوح علیہ السلام جلیل القدر انبیاء میں سے ہیں آپ-کا نام عبدالملک عبدل علی یا عبدالغفار تھا-لفظ "نوح" کا مطلب ہے نوحہ کرنے والا۔آپ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت گریہ وزاری اور مناجات و نوحہ فرمایا کرتے تھے۔آپ کے مشہور القابات شیخ الانبیاء بھی ہیں۔آپ کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے۔کیونکہ آپ کے بعد نسل انسانی از سر نو آغاز کیا۔ آپ پہلے صاحب شریعت رسول ہیں۔آپ کی بڑی خصوصیت یہ تھی کہ آپ نے طویل عمر پائی۔جو مختلف روایات ۱۲۰۰ سے ۱۳۰۰ سالوں تک ملتی ہے۔آپ ۹۵۰ سالوں تک اللہ کے دین کی تبلیغ فرمائی۔آپ کی طویل زندگی میں تھوڑے افراد ایمان لائے۔صاحبانِ ایمان کی تعداد مختلف روایتوں میں ۴۰،۷۰،۸۰، کی ملتی ہے۔

زیادہ تر افراد گمراہ رہے۔جو اس زمانے میں اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں ۱۔ غوث ۲۔ یعوق ۳۔ سواع ۴۔ نسر اور ۵۔ ود کی پوجا کرتے تھے.

حضرت نوحؑ کی وجہ شہرت:

حضرت نوح کی دیگر انبیاء علیہم السلام میں شہرت کشتی بنانے کی وجہ سے ہوئی۔آپ کے زمانے میں لوگ گمراہی، جہالت، انحرافات، اصنام اور طاغوت پرستی کا شکار تھے۔کشتی نجات میں وہی سوار ہوا جس نے حضرت نوحؑ کے دامنِ ہدایت کو تھام لیا۔اور پاک و پاکیزگی و ہدایت کی علامت کشتی میں سوار ہو گیا۔اس کشتی نے انسانیت کے بیڑے کو چٹانوں طوفانوں، اور منجھداروں سے بچاتے ہوئے صحیح سلامت پار لگا دیا۔

قومِ نوح کی حالت:

لوگ کفر اور شرک میں مبتلا تھے۔ باپ دادا کے دین پر چلنے اور اندھی تقلید کا شکار تھے۔ اپنی طاقت، مال اور دولت پر فخر کیا کرتے تھے۔ کمزوروں پر ظلم کیا کرتے تھے اور انہیں زبردستی اپنا غلام بنایا ہوا تھا۔ ظلم، فساد اور کجروی انکا شیوہ تھا۔ حق و باطل میں فرق ختم ہو چکا تھا انسانیت ظلم و جہالت کی چکی میں پس رہی تھی۔

حضرت نوحؑ کی اپنی قوم کی طرف سے مایوسی:

حضرت نوحؑ ۹۵۰ سال طویل تبلیغ کے بعد محسوس کرنے لگے کہ ان انسانوں کے دل تاریک ہو چکے ہیں۔ لوگ دین کے معاملے میں غور و فکر اور کسی بھی قسم کی دلیل کو نہیں مانتے۔ جب انہیں عقل و تفکر سے کام لینے کی دعوت دی جاتی ہے تو اپنے باپ دادا کی پیروی، ہٹ دھرمی کجروی اختیار کرتے ہیں اور اعلیٰ دینی قدروں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جب آپ اپنی قوم کی ہدایت اور حقیقت کو تسلیم نہ کرنے کی روش سے بالکل مایوس ہو گئے تو آپ نے پروردگار سے ان لوگوں کی شکایت کی۔

حضرت نوحؑ کا اللہ تعالیٰ کے حضور شکوہ:

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَہَارًا۔ فَلَمۡ یَزِدۡہُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا۔ وَ اِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُہُمۡ لِتَغۡفِرَ لَہُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَہُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَ اسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَہُمۡ وَ اَصَرُّوۡا وَ اسۡتَکۡبَرُوا اسۡتِکۡبَارًا۔

(سورہ نوح آیت: ۵-۷)

ترجمہ: نوحؑ نے کہا اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو شب و روز دعوت دی۔ لیکن میرے بلانے پر وہ مزید بھاگتے رہے۔ اور جب میں نے انہیں بلایا وہ انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال دیتے ہیں۔

وَ اُوۡحِیَ اِلٰی نُوۡحٍ اَنَّہٗ لَنۡ یُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِکَ اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ

(سورہ ھود آیت ۳۶)

ترجمہ: اس پر وحی نازل ہوئی کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اب اسکے علاوہ کوئی اور ایمان نہیں لائے گا۔ جو لوگ برے کام کرتے ہیں آپ انکی وجہ سے غمگیں نہ ہوں۔

حضرت نوحؑ کی اللہ تعالیٰ سے دعا:

وَقَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَى الۡاَرۡضِ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ دَيَّارًا۔ اِنَّكَ اِنۡ تَذَرۡهُمۡ يُضِلُّوۡا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارً

(سورہ نوح آیت ۲۶،۲۷)

ترجمہ: پروردگار اس زمین پر کافروں میں سے کسی بسنے والے کو نہ چھوڑنا۔ اگر تو انہیں چھوڑے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے۔ اور صرف فاسق و فاجر اولاد ہی پیدا کریں گے۔

وحی کے ذریعے کشتی نجات بنانے کا حکم:

تب: رب پاک کا حکم نازل ہوا کہ

وَ اصۡنَعِ الۡفُلۡكَ بِاَعۡيُنِنَا وَ وَحۡيِنَا وَ لَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا‌ ۚ اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ

ترجمہ: اور ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بناؤ اور، (اب) ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا بیشک انہیں ضرور غرق کیا جائے گا۔ (سورہ ھود آیت: ۳۷)

حضرت نوحؑ نے اللہ پاک کے حکم اور رہنمائی کے تحت کشتی نجات کی تعمیر کا آغاز کیا جو تین منزلہ تھی. ۷۰ میٹر لمبی، ۲۵ میٹر چوڑی، اور ۲۰۰ میٹر اونچی تھی۔ اس کشتی کی تعمیر میں آپ کو ۸ سال کا عرصہ لگا۔ کشتی کی تعمیر میں دیگر اہلِ ایمان نے آپ کی مدد کی۔ جب کشتی نجات تیار ہو گئی۔ تو اہلِ ایمان اللہ تعالی کے حکم کا انتظار کرنے لگے۔ اس وقت وحی الٰہی نازل ہوئی۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ قُلۡنَا احۡمِلۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ وَاَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ وَمَنۡ اٰمَنَ‌ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلٌ (سورہ ھود آیت ۴۰)

ترجمہ: یہاں تک کہ ہمارا عذاب آن پہنچا اور پانی تنور سے جوش مارنے لگا۔ ہم نے حکم دیا کہ اے نوح ہر قسم کے جانوروں میں سے (نر و مادہ جوڑا لے لو اور جن کی ہلاکت کا حکم پہلے ہو چکا ہے ان کے سوا اپنے گھر والے اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان سب کو کشتی میں بٹھا لو۔ اور ان کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔

(سورہ ھود آیت ۴۰)

کشتی کے نچلے حصے میں بڑے جانور اور اوپر میں پرندے رکھے اور نوحؑ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ

وَ قَالَ ارْکَبُوْا فِیْھَا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىھَا وَ مُرْسٰھَا ۔اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ترجمہ: اور (نوح نے) فرمایا: اس میں سوار ہو جاؤ۔ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام پر ہے۔ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

وَ هِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ

ترجمہ: اور کشتی ہے کہ پہاڑوں سے اونچی لہروں میں لیے جا رہی تھی۔ (سورہ ھود آیت ۴۲)

حضرت نوحؑ کے خاندان کا حال:

حضرت نوح کی دو بیویاں تھیں۔ ایک مومنہ تھیں جن کا نام عمورد تھا۔ دوسری کافرہ تھیں جس کو قرآن نے گمراہ اور کافروں کی (جز) مددگار قرار دیا ہے۔ اس کا نام واحلہ تھا۔ یہ عورت کشتی میں سوار نہیں ہوئی۔ حضرت نوحؑ کے تمام بیٹے کشتی میں سوار ہوئے بجز ایک نافرمان بیٹے کے۔ جو باطنی طور پر کافر تھا۔ لیکن حضرت نوحؑ اسے مسلمان سمجھتے تھے اس کا نام کنعان تھا۔

کشتی نجات میں سوار ہونے کی شرط:

حضرت نوحؑ کے غیر صالح فرزند کو کشتی میں سوار ہونے کا نااہل قرار دیا گیا۔

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۔

اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ

ترجمہ: (اللہ نے) فرمایا: اے نوح! بیشک وہ تیرے گھر والوں میں ہرگز نہیں، بیشک اس کا عمل اچھا نہیں، پس تم مجھ سے اس بات کا سوال نہ کرو جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ تو ان لوگوں میں سے نہ ہو جو جانتے نہیں۔ (سورہ ھود آیت ۴۶)

یہ حضرت نوحؑ کو اللہ پاک کی طرف سے عطا کئے ہوئے عہدہ نبوت رہبری کو نہیں مانتا تھا۔ اس کا منکر تھا اسے عمل غیر صالح کرنے والا کہا گیا ہے۔

حضرت نوح نے اپنے بیٹے کو جوان سے الگ تھلگ بیٹھا تھا آواز دی اے میرے بیٹے آ ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ۔اس نے جواب دیا کے میں تو ابھی کسی پہاڑ کا سہارا لیتا ہوں۔وہ مجھے پانی میں ڈوبنے سے بچالے گا۔

قَالَ سَاٰوِیۡۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعۡصِمُنِیۡ مِنَ الۡمَآءِ۔قَالَ لَا عَاصِمَ الۡیَوۡمَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ۔وَحَالَ بَیۡنَہُمَا الۡمَوۡجُ فَکَانَ مِنَ الۡمُغۡرَقِیۡنَ

(سورہ ھود آیت:۴۳)

ترجمہ: تو نوحؑ نے کہا کہ آج اللہ پاک کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا۔مگر جس پر اللہ تعالی رحم فرمائے۔یہ بات ہو رہی تھی کہ یکایک باپ بیٹے کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی۔اور وہ ڈوب کر رہ گیا۔

حضرت نوحؑ یہی سمجھ رہے تھے کہ انکا لڑ کا مومن ہے۔اور اللہ پاک نے یہ وعدہ کیا ہے کہ بیوی کے علاوہ انکے سارے اہل وعیال کو عذاب سے بچائیگا۔لہذا حضرت نوحؑ نے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض: کیا! اے پروردگار یہ میرا بیٹا ہے۔میرے اہل سے ہے اور تیرا وعدہ حق ہے۔اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ۔اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ۔

اِنِّیۡۤ اَعِظُکَ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ (سورہ ھود آیت:۴۶)

ترجمہ: اللہ پاک نے حضرت نوحؑ پر وحی نازل کی اے نوح! یہ تمہارے اہل سے نہیں ہے۔اور اس کے اعمال نیک نہیں ہیں بس تم مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہ کرنا جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔

حضرت نوحؑ سمجھ گئے کہ انکا بیٹا اللہ پر ایمان نہیں لایا۔اور نہ ہی اپنے والد کی رسالت کی گواہی دی ہے۔لہذا اپنے پروردگار سے استغفار کیا اور عرض کیا کہ

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ اَنۡ اَسۡـَٔلَکَ مَا لَیۡسَ لِیۡ بِہٖ عِلۡمٌ۔وَ اِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ اَکُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ

ترجمہ: عرض کی: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو میری مغفرت نہ فرمائے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

(سورہ ھود آیت: ۴۷)

نبی کے اہل بیت اور اولاد وہ ہیں جو اطاعت گزار اور تربیت یافتہ ہیں۔ صرف نبی کے اہل کی شرط اولاد یا قرابت داری میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ کہ جن کو اللہ پاک نے مخصوص کر دیا ہے۔ جنہیں "یطھرکم تطھیرا" کی سند نوازا گیا ہے۔ اور جن کے لیئے چادر کساء کی تخصیص برتی گئی ہے۔ وہی نبی کے اہلبیتؑ کہلاتے ہیں۔

کشتی نوحؑ کی خصوصیات:

ا۔ کشتی نوحؑ کی سب بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بنائی گئی تھی

وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِىْ فِى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ

ترجمہ: ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی بناؤ۔ (سورہ ھود آیت: ۳۷)

۲۔ اللہ پاک کے حکم سے لوگ سوار کیے گئے۔

۳۔ کشتی کا کنڑول اللہ پاک کے ہاتھ میں تھا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا یعنی اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے اس کا ٹھہراؤ اور بہاؤ ہے۔ (سورہ ھود آیت: ۴۱)

۴۔ پہاڑوں، چٹانوں، رکاوٹوں اور مزاحمتوں سے بچتے بچاتے یہ کشتی اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی اپنی منزل مقصود کی طرف چلی جا رہی ہے۔

وَ حَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ۔ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ۚ ۔ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ

ترجمہ: اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کیا۔ جو ہماری نگاہوں کے سامنے بہہ رہی تھی (سب کچھ) اس (نوح) کو جزا دینے کیلئے (ہوا) جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا۔ (سورہ القمر آیت: ۱۳ تا ۱۴)

کشتی نوح میں سوار نجات یافتہ افراد کے بارے میں چند آیات:

ا۔ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(سورہ عنکبوت آیت ۱۵)

ترجمہ: پھر ہم نے نوحؑ کی کشتی میں رہنے والوں کو بچالیا اور ہم نے اس سارے واقعے کو ساری خدائی کے لیے اپنی قدرت کی نشانی قرار دیا۔

۲۔ فَاَنْجَیْنٰہُ وَ مَنْ مَّعَہٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ۔ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَۃً۔ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: پھر ہم نے نوحؑ اور اس کے ساتھیوں کو جو بھری کشتی میں سوار تھے نجات دی۔ اور باقی سب لوگوں کو غرق کر دیا۔ بیشک اس میں بھی بڑی عبرت ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ (سورہ شعراء آیت ۱۱۹-۱۲۱)

کشتی نجات سے دور رہنے والے اندھے لوگ تھے۔

۳۔ فَكَذَّبُوْہُ فَاَنْجَیْنٰہُ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا۔ اِنَّھُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ

(سورہ اعراف آیت: ٦٤)

ترجمہ: ہم نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو بچالیا۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی تھی انہیں غرق کر دیا۔ کیونکہ وہ لوگ اندھے تھے۔

کشتی نجات کی صفات:

۱۔ یہ وہ کشتی ہے جس پر جو سوار ہوا وہ ہدایت یافتہ ہوا۔

۲۔ یہ وہ کشتی ہے جس پر جو سوار ہوا وہ فلاح یافتہ ہوا۔

۳۔ یہ وہ کشتی ہے جس پر جو سوار ہوا وہ سعادت مند ہوا۔

۴۔ یہ وہ کشتی ہے جس پر جو سوار ہوا وہ جنتی ہوا۔

۵۔ یہ وہ کشتی ہے جس پر جو سوار ہوا وہ انبیاء کا پیروکار بنا۔

٦۔ یہ وہ کشتی ہے جس پر جو سوار ہوا وہ فضیلت والا ہوا۔

۷۔ یہ وہ سفینہ ہے جو اس سے دور رہا وہ غرق ہوا۔

۸۔ یہ وہ سفینہ ہے جو اس سے دور رہا وہ بے ایمان مرا۔

۹۔ یہ وہ سفینہ ہے جو اس سے دور رہا وہ ناکام و نامراد مرا۔

۱۰۔ یہ وہ سفینہ ہے جو اس دور رہا وہ گمراہ رہ گیا۔

۱۱۔ یہ وہ سفینہ ہے جو اس دور رہا وہ دنیا و آخرت میں اندھا رہا۔

اہلبیت اور سفینہ نوحؑ میں مماثلت:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح احادیث میں اپنے اہلبیت کو کشتی نجات (سفینہ نوح) سے مماثلت دی ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ کوئی بھی فیصلہ یا بات اپنی طرف سے نہیں فرماتے۔ بلکہ قرآن آپؐ کے متعلق کہتا ہے. وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ - آپ کوئی بات سوائے وحی کے نہیں فرماتے۔ (سورہ نجم آیت: ۳،۴)

یہاں مختصراً چند احادیث کو نقل کیا ہے۔

۱۔ علامہ ابو عبداللہ المعروف شہاب القاضاعی متوفی (۴۵۴ھ) اپنی کتاب مسند الشھاب میں ایک باب قائم کرتے ہیں

باب: ۸۳۶ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

ترجمہ: میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوحؑ کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

اس ذیل میں مختلف اسناد کے ساتھ اس حدیث کو نقل کرتے ہیں۔

۱۔ حضرتِ ابنِ عباس سے حدیث نقل کرتے ہیں

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَالِكِيُّ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

ترجمہ: ابنِ عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا۔

پھر اسی سند کے ساتھ حضرت ابوذر سے نقل کرتے ہیں

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، نا عَلِيُّ - بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي ذَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَمَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَكَأَنَّمَا قَاتَلَ مَعَ الدَّجَّالِ

پھر ایک اور طریق کے ساتھ حضرتِ ابوذر ہی سے نقل کرتے ہیں:

أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، أَنَا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَ ابْنُ أَبِي سُوَيْدٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي ذَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَهْلَ بَيْتِي مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

(مسند الشہاب ص ۲۷۳ طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان)

۲: امام حاکم نیشاپوری اپنی مشہور و معروف کتاب المستدرک علی الصحیحین میں جو ان کے نزدیک "صحیح" کا مجموعہ ہے میں اسی سورہ مبارکہ ھود کی تفسیر میں حدیث نقل کرتے ہیں جس کی تفصیل آپ گزشتہ صفحات پہ ملاحظہ کر چکے ہیں چنانچہ نقل کرتے ہیں

أَخْبَرَنَا مَيْمُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍ يَقُولُ: وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَرَفَنِي فَأَنَا مَنْ عَرَفْتُمْ، وَمَنْ أَنْكَرَنِي فَأَنَا أَبُو ذَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ «سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

حضرت حنش کنانی فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کعبۃ اللہ کے دروازے کو تھام کر کہہ رہے تھے جو شخص مجھے پہچانتا ہے تو میں وہی ہوں جس کو وہ جانتا ہے اور جو شخص مجھے نہیں پہچانتا وہ جان لے کہ میں ابوذر ہوں، میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت کی، مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

(مستدرک الحاکم جلد ۳ ص ۲۵۳ حدیث نمبر ۳۳۱۲ کتاب تفسیر کا بیان تحت سورہ ھود طبع، شبیر برادرز، اردو بازار لاہور)

۳۔ علامہ محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزي اپنی کتاب مشکاۃ المصابیح "کی کتاب "المناقب" میں نقل کرتے ہیں

عَن أبي ذرٍ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا إِنَّ مِثْلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هلك رَوَاهُ أَحْمد

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اس: اس حال میں کہ وہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: " سن لو! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔

(رواہ احمد فی فضائل لصحابۃ) (کتاب المناقب مشکوۃ المصابیح حدیث نمبر: ۶۱۸۳)

۴۔ علامہ طبرانی اپنی کتاب "المعجم الأوسط" میں نقل کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن عبد العزيز بن محمد بن ربيعة الكلابي قال: نا أبي قال: نا عبد الرحمن بن أبي حماد، عن أبي: سلمة الصائغ، عن عطية، عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إنما مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق. إنما مثل أهل بيتي فيكم مثل باب حطة في بني إسرائيل، من دخل غفر له

(المعجم الأوسط للطبرانی جلد ۶ ص ۸۵ حدیث نمبر ۵۸۷۰)

۵۔ علامہ بزار اپنی کتاب "مسند" میں نقل کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن معمر قال حدثنا مسلم بن إبراهيم: قال حدثنا الحسن بن أبي جعفر قال: حدثنا أبو الصهباء، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح من ركب فيها نجا، ومن تخلف عنها غرق

(مسند البزار جلد ۱۱ ص ۳۲۹ حدیث نمبر ۵۱۴۲)

ہم یہاں پانچ کتب پر اکتفاء کرتے ہیں البتہ اس کے علاوہ بھی متعدد محدثین نے اس حدیث کو بلا نکیر اپنی تصانیف میں ذکر کیا ہے۔

باب حطہ سے گزرنا نجات کی ضمانت ہے:

جس طرح قوم نوحؑ کی نجات کی ضمانت اُس کشتی میں تھی جسے نوحؑ نے بنایا تھا اسی طرح بنی اسرائیل کی نجات اور گناہوں کی بخشش بابِ حطہ سے گزرنا تھا۔ باب حطہ مسجد اقصیٰ کی شمالی جانب ایک دروازہ ہے جو باب الاسباط اور باب الفیصل کے درمیان واقع ہے۔

بابِ حطہ کا قرآن مجید میں تذکرہ :

: آیت میں ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ۔

وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

(سورہ البقرہ آیت ۵۹،۵۸)

ترجمہ: اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے کہا کہ اس قریہ میں داخل ہو جاؤ اور جہاں چاہو اطمینان سے کھاؤ اور دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے اور حطہ کہتے ہوئے داخل ہو کہ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور ہم نیک عمل والوں کی جزا میں اضافہ بھی کر دیتے ہیں مگر ظالموں نے جو بات ان سے کہی گئی تھی اسے بدل دیا تو ہم نے ان ظالموں پر ان کی نافرمانی کی بناء پر آسمان سے عذاب نازل کر دیا۔

اس امت میں باب حطہ اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں :

جس طرح پیغمبر اکرم ﷺ نے اہلبیت کو کشتی نوحؑ کے مثل قرار دیا اسی طرح اپنی ذریت طاہرہ کو مثلِ باب حطہ فرمایا ہے۔

ا۔امام بخاری کے استاد امام ابو بکر ابنِ ابی شیبہ اس روایت کو اپنی کتاب "المصنف" میں حضرت علیؑ سے ذکر کرتے ہیں

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُنَا فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كَسَفِينَةِ نُوحٍ وَكَبَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

حضرت علیؑ فرماتے ہیں

امت میں ہماری مثال جناب نوحؑ کی کشتی اور بنی اسرائیل کے باب حطہ کی ہے

(المصنف فی الاحادیث والآثار، جلد ۶، ص ۳۷۲، طبع مکتبۃ الرشد، الریاض)

۲۔ابوالقاسم طبرانی نے اسی روایت کو ایک اور سند کے ساتھ معجم اوسط میں صحابی رسول ﷺ حضرت ابو سعید خذری سے نقل کیا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ :قال: نا أَبِي، قال: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الصَّائِغِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ (ص) يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، مَنْ دَخَلَ غُفِرَ لَهُ لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الصَّائِغِ إِلا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ،

تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ

ابو سعید خدري کہتے ہیں: بتحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: میرے اہل بیت کی مثال جناب نوحؑ کی کشتی کی طرح ہے جو بھی اس میں سوار ہو گا وہ نجات پائے گا اور جو بھی اس سے پیچھے ہٹے گا وہ ہلاک ہو گا۔

میرے اہل بیت کی مثال بنی اسرائیل کے باب حطہ کی جو اس میں داخل ہو گا اللہ اس کے گناہ معاف کرے گا

(المعجم الاوسط، جلد ٦ ص ٨٥، حدیث نمبر ٥٨٧٠ دار الحرمین-القاھرۃ)

۳- شریف جرجانی نے بھی اسی روایت کو اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے

أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ، عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَسَنِيُّ الْبَطْحَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي السَّرِيِّ الْبَكَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُلَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الصَّائِغِ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ مَنْ دَخَلَهُ غُفِرَ لَهُ

(الامالی وھی المعروفۃ بالامالی الخمیسیۃ، جلد ا ص طبع دار الکتب العلمیۃ ۱۹۹)

۴- علامہ صالحہ شامی نے "سبل الھدی والرشاد میں ایک باب قائم کرتے ہیں: "في بعض فضائل أمير المؤمنين أبي الحسن علي بن أبي طالب" بعض فضائل امیر المومنین ابو الحسن علی ابن ابی طالبؑ کے پھر اس کے ذیل میں اس روایت کو حضرتِ ابن عباس سے نقل کرتے ہیں۔

وروى الدارقطني في الافراد، عن ابن عباس (ر): أن رسول الله (ص)، قال: علي بن أبي طالب باب حطة، من دخل منه كان مؤمنا ومن خرج منه كان كافرا

اور امام دار قطنی نے الافراد میں حضرتِ ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا حضرتِ علیؑ باب حطہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو اس سے نکل گیا وہ کافر ہے

(سبل الھدی والرشاد جلد ۱۱ ص ۳۳۵ طبع زاویہ پبلشر لاہور)

۵- علامہ طبرانی ایک اور سند کے ساتھ "المعجم الصغیر"- باب المیم من اسمہ محمد" میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے نقل کرتے ہیں،

حدثنا: الحسين بن أحمد بن منصور سجادة البغدادي حدثنا: عبد الله بن داهر الرازي، حدثنا: عبد الله بن عبد القدوس، عن الأعمش، عن أبي إسحاق، عن حنش بن المعتمر، أنه سمع أبا ذر الغفاري، يقول: سمعت رسول الله (ص)، يقول: مثل أهل بيتي فيكم كمثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك، ومثل باب حطة بني إسرائيل.

حنش بن معتمر سے روایت کی کہ انہوں نے ابوذر غفاریؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میرے اہل بیت کی مثال تم میں اس طرح ہے جیسے نوحؑ کی کشتی کی مثال، جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ اور ان کی مثال بنی اسرائیل کے "حطہ کے دروازے" کی طرح ہے۔

(المعجم الصغیر جلد ا ص ۲۴۰ حدیث نمبر ۳۹۱)

حسبِ معمول ہم پانچ عدد احادیث پر اکتفاء کرتے ہیں جسے مختلف صحابہ نے آپ ﷺ سے نقل کیا ہے نیز اس کے علاوہ بھی اس حدیث کو متعدد صحابہ کرام نے نقل کیا ہے جیسے حضرت انس بن مالکؓ، حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ وغیرہ اور محدثین کی بھی ایک بڑی جماعت نے اسے نقل کیا ہے۔

ان صحابہ کرام کے اسماء گرامی جن سے یہ حدیث مروی ہے:

ا۔	حضرت علیؓ	(در منشور، سیوطی، کنزالعمال)
۲۔	حضرت عبداللہ ابنِ عباسؓ	(الصواعق المحرقہ)
۳۔	حضرت ابوذر غفاریؓ	(مستدرک امام حاکم)
۴۔	حضرت ابوسعید خدریؓ	(طبرانی اوسط)
۵۔	حضرت انس بن مالکؓ	(الخطیب تاریخ بغداد)
۶۔	عبداللہ بن زبیرؓ	(الصواعق المحرقہ)

محدثین و راویان حدیث مذکورہ:

ا۔ محدث احمد بن حنبل (مشکواۃ شریف) ۲۔ محدث امام حاکم (مستدرک)

۳۔ محدث ذہبی (میزان الاعتدا لحسن ابی جعفر کے تحت)

۴۔ محدث ہیثمی (مجمع الزوائد) ۵۔ محدث طبرانی (معجم، اوسط الصغیر)

۶۔ محدث علی متقی (جامع کنزالعمال) ۷۔ محدث سیوطی (در منشور)

۸۔ محدث ابونعیم (حلیۃ الاولیاء) ۹۔ فخر الدین رازی (تفسیر الکبیر)

۱۰۔ محدث احمد بن عبد الخالقمن ابزاز (مسند) ۱۱۔ خطیب بغداد (تاریخ بغداد)

۱۲۔ محدث ابن حجر مکی (الصواعق المحرقہ) ۱۳۔ محدث محبّ طبری (الریاض النظرہ)

۱۴۔ محدث عسقلانی (المطلب العالیہ) ۱۵۔ شاہ اسماعیل شہید (منصب امامت)

حدیث کی سند کے بارے میں:

اس حدیث کو متعدد محدثین نے صحیح کہاہے اگر ہم ایک ایک راوی پر کلام کریں تو گفتگو طویل ہو جائے گی: چند محدثین کی تصحیحات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔امام حاکم نے اس حدیث کو شرطِ مسلم کی بناپر صحیح قرار دیاہے۔

۲۔ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں لکھاہے کہ :

وَجَاء من طرق كَثِيرَة يُقَوي بَعْضهَا بَعْضًا إنما مثل أهل بَيْتِي فِيكُم مثل سفينة نوح في قومه من ركبها نجا ومن تخلف عَنْهَا غرق وفي رواية مسلم

یہ حدیث مختلف سندوں کے ساتھ نقل ہوئی ہے، جن میں سے بعض ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں میری اہلِ بیت کی مثال تمہارے درمیان ایسی ہے جیسے نوحؑ کی کشتی اپنی قوم میں۔ جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پاگیااور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔ "جیساکہ "مسلم" کی ایک روایت میں ہے

(صواعق محرقہ ص۲۳۷ باب حادی العشر طبع مکتبۃ فیاض)

علامہ ابن حجر مکی کی اس عبارت میں ایک لطیف نکتہ ہے یہ روایت صحیح مسلم میں بھی موجود ہے جبکہ موجودہ صحیح مسلم کے جتنے بھی نسخے ہیں اس میں ہم اس حدیث کو نہیں پاتے البتہ اس حدیث کے صحیح ہونے کا اندازہ تو یہیں سے لگایا جاسکتا ہے۔

۳۔ علامہ شمس الدین سخاوی نے بھی علامہ ابن حجر کی تائید میں یہی الفاظ لکھے ہیں چنانچہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ (سخاوی،استجلاب)

وبعض هذه الطُّرق يُقوّي بعضًا

اوران میں سے بعض روایات ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں۔

(استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ۔ وذوی الشرف جلد ۲ ص ۴۸۴ طبع دار البشائر الإسلامیة، بیروت)

۴۔ سیوطی نے لکھا ہے:

اس حدیث کو بزار اور ابو یعلی نے اپنی مسانید میں طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے مستدرک میں صحیح حدیث کے طور پر درج کیا ہے۔ (تفسیر درِ منشور)

۵۔ سید احمد ذینی دحلان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(الفتح المبین في فضائل الخلفاء الراشدین وأهل البیت الطاهرین ص ۱۵۵ باب فضل سیدنا علی رضی اللہ عنہ طبع قدیم)

چند علمائے حدیث کی آراء:

علامہ مناوی اپنی کتاب "فیض القدیر شرح جامع الصغیر" میں فرماتے ہیں

إن مثل أهل بيتي فاطمة وعلي وابنيهما وبنيهما أهل العدل والديانة (فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك) وجه التشبيه أن النجاة ثبتت لأهل السفينة السفينة من قوم نوح فأثبت المصطفى صلى الله عليه وسلم لأمته بالتمسك بأهل بيته النجاة وجعلهم وصلة إليها ومحصوله الحث على التعلق بحبهم وحبلهم وإعظامهم شكر النعمة مشرفهم والأخذ بهدى علمائهم فمن أخذ بذلك نجا من ظلمات المخالفة وأدى شكر النعمة المترادفة ومن تخلف عنه غرق في بحار الكفران وتيار الطغيان فاستحق النيران لما أن بغضهم يوجب النار كما جاء في عدة أخبار كيف وهم أبناء أئمة الهدى ومصابيح الدجى الذين احتج الله بهم على عباده وهم فروع الشجرة المباركة وبقايا الصفوة الذين أذهب عنهم الرجس وطهرهم وبرأهم من الآفات وافترض مودتهم في كثير من الآيات وهم العروة الوثقى ومعدن التقى واعلم أن المراد بأهل بيته في هذا المقام العلماء منهم إذ لا يحث على التمسك

اس حدیث میں اہلبیت سے مراد فاطمہؑ علیؑ اور حسنینؑ ہیں۔ اوران کی اولاد میں سے اہل دل اور دیانت دار افراد مراد ہیں۔ اہلبیت کو سفینہ نوحؑ سے اس لیئے تشبیہہ دی گئی ہے کہ جس طرح قوم نوح کی نجات کا دار و مدار کشتی نوح تھی۔ اسی طرح امت محمدیہ کی نجات کے لیئے اہلبیت سے تمسک ضروری ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے متعدد مقامات پر ان

سے محبت کرنے، انکی عزت کرنے اور ان کے شرف کا اقرار کرنے اور ان کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے۔ جو ان سے تمسک اختیار کرے گا وہ ظلمات سحر سے بچ جائیگا ورنہ کفر اور طغیان کے سمندر میں غرق ہو جائیگا۔ کیونکہ یہ ہستیاں آئمہ الھدی، مصابیح الدجیٰ عروۃ الوثقی اور معدن تقوی ہیں۔ انھیں اللہ پاک نے ہر قسم کے رجس سے دور رکھا ہے اور قرآن کی رو سے ان کی مودت فرض کی ہے۔

(فیض القدیر جلد 2 ص 519 شرح حدیث نمبر ۲۴۴۲ طبع مکتبہ مصر)

حافظ ابن حجر مکی نے دیلمی اور واحدی کے حوالے نقل کیا ہے کہ

آیت وقِفُوْھُمْ إِنَّھُمْ مَّسْتَوْلُوْنَ

ترجمہ: "اور کھڑا رکھوانہیں ان سے پوچھنا ہے"۔

(سورہ صافات آیت ۲۴)

سورہ صافات آیت ۲۴ کی تفسیر کے تحت لکھتے ہیں کہ لوگوں سے علیؑ اور اہلبیت رسول ﷺ کی ولایت کے بارے میں سوال کیا جائیگا۔ کیونکہ اللہ پاک نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ وہ تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہ مانگیں الا المودۃ فی القربی سواء مودۃ قربٰی کے۔ اور لوگوں سے قیامت کے دن پوچھا جائیگا کہ تم نے پیغمبر ﷺ کی وصیت کے مطابق ان کی موالات کا حق ادا کیا یا نہیں۔

(حافظ ابن حجر مکی صوائق محرقہ صفحہ ۱۴۷)

تفسیر در منثور میں حافظ جلال الدین سیوطی نے سورہ بقرہ کی آیت ۵۸، ۵۹، کی تفسیر کرتے ہوئے ابن ابی شیبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ہم اہلبیت کی مثال امت میں کشتی نوح اور باب حطہ بنی اسرئیل کی سی ہے۔

(تفسیر در منثور صفحہ ۷۲، مطبوعہ مصر)

قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ

معرفۃ آل محمد براۃ من النار وحب آل محمد جواز علی الصراط والولایۃ آل محمد امان من العذاب

آل محمد کی معرفت دوزخ سے نجات دلاتی ہے۔ان کی محبت پروانہ صراط ہے۔ان کی ولایت کااقرار عذاب سے محفوظ رکھتاہے۔ (الشفاء بتعریف المصطفیٰ جلد ۲ صفحہ ۳۷)

شاہ ولی اللہ خانوادے کے بطل جلیل شاہ اسماعیل شہید دھلوی لکھتے ہیں کہ :

ارزقنا اللہ وسائر المسلمین حب اھلبیت واتباعھم بل جمیع آئمہ الھدی واتباعھم

:ترجمہ :اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اہلبیت اور ان کے ماننے والوں کی محبت سے سرفراز فرمائے۔بلکہ تمام آئمہ الھدیٰ اور ان کے پیروکاروں سے محبت کی توفیق عطا فرمائے.

(منصب امامت صفحہ ۱۲۲ شاہ اسماعیل شہید)،

امام شافعی اہلبیت کے فضائل میں قصیدہ کہتے ہوئے :فرماتے ہیں کہ

ولما رایت الناس قد ذھبھم، مذاھبھم فی البحر الغی والجھل ، رکبت علی اسم اللہ فی سفن النجاء وھم اھلبیت المصطفی ختم الرسل ، وامسك حبل اللہ، وھو ولائھم کما قد أمرنا بالتمسك بالحبل

جب میں نے محسوس کیا کہ لوگوں کے مذاہب انہیں جہالت وبغاوت کے سمندر میں غرق کر رہے ہیں۔تو میں اللہ کا نام لے کر محمد مصطفے ختم الرسل ﷺ کے اہلبیت کے سفینے میں سوار ہو گیا۔میں نے ان کی محبت کا دامن تھام لیا۔کیونکہ یہی حبل اللہ یعنی اللہ کی رسی ہیں۔اور قرآن میں ہمیں حبل اللہ پکڑنے کا حکم دیا گیاہے۔

(شفۃ الصادی صفحہ ۲۴)

اہلبیت کون ہیں؟

اہلبیت جو صاحب کساء ہیں۔جنہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام کثافتوں اور گناہوں سے پاک و پاکیزہ،طیب وطاہر کر دیا گیاہے۔اور جن کی محبت اور مودۃ کو امت پر واجب قرار دیا گیاہے اور ان پر اللہ اور اس کے ملائکہ کی طرف سے مسلسل درود وسلام کا سلسلہ جاری ہے۔اہلبیت اور قرآن کو ایک دوسرے سے جدانہ ہونے والا قرار دیا گیاہے۔جو حوض کوثر پر پہنچائیں گے۔ کبھی اہلبیت کو ہم پلہ قرآن قرار دیا تو کبھی انکی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی اور نبی حضرت ہارونؑ علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہوئے تعارف کرایا گیا کہ أنتَ مِنّي بمنزلةِ ھارونَ من موسی

کہیں انہیں کشتی نجات مِثْلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ۔ قرار دیا گیا ہے تو کہیں انہیں وسیلہ نجات اور باب حطہ "بخشش کا دروازہ'' کہا گیا ہے۔ اور امت کو نصیحت کی جارہی ہے کے میرے بعد کاٹ کھانے والی ملوکیت قابض ہو جائے گی دین میں نت نئی بدعات پیدا کی جائیں گی۔ قرآن کی من مانی، تفسیر کی جائے گی۔ ظلم، ناانصافی کجروی انحراف اور دین کی من مانی تشریح کی جائے گی۔ میرے نام سے جھوٹی حدیثیں بیان کی جائیں گی۔ میرے منبر پر بنوامیہ کے آمر، جابر اور ظالم قبضہ کریں گے۔ میری اولاد کو قتل کریں گے، میری بیٹیوں کو دردر پھرائیں گے۔ ایسی حالت میں ہدایت اُسے ہی ملے گی جو اس کشتی نجات پر سوار ہو گا۔ جو میرے اہلبیت، کے بتائے ہوئے طریقے پر چلے گا۔ اور دینی علمی سیاسی، سماجی، عبادتی اور اخلاقی مسائل میں ان کی پیروی کرے گا۔ وہی کامیاب، کامران اور سعادتمند گا۔ وہی صاحب بخشش ہو گا۔ اسے میری شفاعت نصیب ہو گی۔ وہی دنیاوی اور اخروی سعادت کا حامل ہو گا۔

کشتی نوح کے حوالے سے عہد جدید کی ایک نادر تحقیق:

جولائی ۱۹۵۱ء جب روس کے آثار قدیمہ کے ماہرین ایک وفد کو وادی قاف میں کھدائی کے دوران پرانے زمانے کی کچھ بوسیدہ وپراگندہ لکڑیاں ملیں جس سے ان کی جستجو میں اضافہ ہوا۔ اور زیادہ کھدائی کرائی تو زمین کی تہہ میں کچھ اور سخت قسم کی لکڑیاں ملیں۔ کھدائی کے دوران ملنے والی لکڑیوں میں سے ایک مستطیل شکل کی لکڑی بھی تھی۔ جو ۱۴ فٹ لمبی اور دس فٹ چوڑی تھی۔ اسے دیکھ کر ان کی حیرت کی انتہانہ رہی کیونکہ نہ تو یہ دوسری لکڑیوں کی طرح بوسیدہ ہوئی تھی اور نہ ٹوٹ کر بکھری تھی۔ ۱۹۵۲ء میں ان آثار کے متعلق تحقیق مکمل ہوئی تو ثابت ہوا کہ یہ لکڑی جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ حضرت نوح کی کشتی کی ہے۔ اور بعض دوسری لکڑیاں بھی کشی نوح کی ہیں۔ مورخین نے بیان کیا ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی "کوہ قاف" پر ٹھہری۔ اس تختی پر کچھ حروف مشاہدہ کیئے گئے ہیں جو بہت قدیم زبان کے تھے۔ کھدائی کا کام ختم ہونے کے بعد ۱۹۵۳ء میں قدیم زبانوں اور آثار قدیمہ کے ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

جو مندرجہ ذیل سات افراد پر مشتمل تھی۔

۱۔ ماسکو یونیورسٹی کے زبان کے ماہر استاد سولہ نوف۔

۲۔ چین لولوہان یونیورسٹی کے ماہر لسانیات ایفاہان خنیو۔

۳۔ آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر میشائن لو۔

۴۔ کیفزویونیورسٹی کے استاداللغات تان مول گورف۔

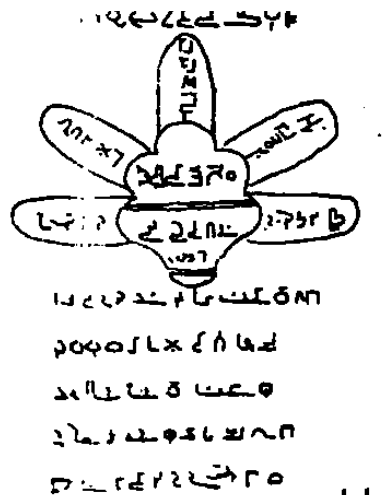
۵۔ لینن مرکزکے استاداللغات ڈی رکن۔

۶۔ انکشافات اور کھدائی کے ڈائریکٹر ایم احمد کولاد۔

۷۔ اسٹالین یونیورسٹی کے چانسلر میجر کولتوف۔

اس تختی اوراس پر نقش حروف کی تحقیق کے بعد وہ سب اس بات پر متفق ہوگئے کہ یہ تختی اس لکڑی کی ہے جس سے حضرت نوحؑ کی کشتی بنائی گئی تھی۔اور حضرت نوحؑ نے برکت وحفاظت کے لیئے یہ تختی اپنی کشتی میں لگائی تھی۔

اس کشتی پر سامانی زبان میں حروف نقش تھے۔اورانکاانگریزی ترجمہ ایک برطانوی دانشور مانچسٹر یونیورسٹی کے قدیم زبانوں کے استاداین،ایف ماکس نے کیا تھا۔



اردو ترجمہ ذیل میں دیا جارہاہے۔

اے اللہ! اے میرے پروردگار اپنی رحمت اور کرم سے میری مدد فرما اور ان ذوات مقدسہ کے صدقے میں محمد، ایلیا، شبر، شبیر وفاطمہ کہ یہ سب ہی معزز عظیم ہیں ان ہی کے وجود سے دنیا قائم ہے۔ان کے اسماء مقدسہ کے صدقے میں میری مدد فرما۔ صرف تو ہی راہ راست کی طرف میری ہدایت کر سکتا ہے۔

لفظ ایلیاء کی تحقیق:

ایلیاسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ مراد ہیں ایلیاقدیم زبان سنسکرت کالفظ ہے "آبل آہلی یاآلی" بھی سنسکرت میں اسی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ "عربی میں اعلیٰ علی اور تعالیٰ" کہتے ہیں۔اردو میں ایلیا کا مطلب سب سے اونچے درجہ والا ہے۔

(کتاب ناگرساگرمولفہ پنڈت کرشن گوپال مطبوعہ سمپورن پریس آگرہ شایع کردہ نارائن بک ڈپوآگرہ ۷۰ صفحہ ۲۱۱ایڈیشن دوم ۱۹۱)

لندن کے سینٹ پال چرچ کے نامور پادری مسٹر گلیڈون نے اپنی مشہور کتاب "اے نوٹ بک آن اولڈاینڈنیوٹسٹامنٹس آف بائبل" میں لکھتے ہیں کہ پرانے زمانے اور موجودہ زمانے کی عبرانی زبان میں ایلیایاایلی اللہ کے معنی میں استعمال نہیں ہوا،بلکہ اس لفظ سے ظاہر ہوتاہے کہ کسی آئندہ یاآخری زمانے میں ایک ایسی ہستی آنے والی ہے جس کانام ایلیایاایلی ہوگا۔

(اے نوٹ بک آن اولڈاینڈنیوٹسٹامنٹس آف بائبل جلداول صفحہ ۴۲۷،۴۲۸ مطبوعہ ولیم اے،بالرڈپریس انگلستان ۱۹۰۸ء)

حضرت داؤدعلیہ السلام کے صحیفہ زبور میں جوکہ قدیم عبرانی زبان میں ہے۔حضرت داؤدعلیہ السلام بشارت دے رہے ہیں۔کہ

امطعنی شل قتنوقینمنم فث پاھینوانی و ذایلی متازمر امطاع ملدغ شلوا شمائت پزاغان ھمیقتہ خلذ وقت حدار کرتوہ شیھوپلشانی تاہ بوتاہ خذیماہ دث حین کعاباہ بنہ اشود کیلماہ کاذوقتوتی قتم عند وبریما بفریتم نل

خلذ ملدغ خیوشنی پم مغلینم عت خجاریون

ترجمہ:۔اس ذات گرامی کی اطاعت کرناواجب ہے جس کانام ایلی ہے۔اس کی فرمان برداری ہی سے دین ودنیاکے سب کام بنتے ہیں اس گراں قدرہستی کوحدریا،حیدرکہتے ہیں۔جوبے کسوں کاسہارا،شیر ببر(بہت قوت والااور کعابا)(کعبہ)میں پیداہونے والا-اس کادامن تھامنااوراس کی اطاعت میں عام کی طرح رہناسب پرفرض ہے۔سنوجوکان رکھتے ہوں۔اور سمجھو جس کے پاس دماغ ہے۔جودل رکھتاہے وہ سوچ لے کہ وقت گذرجانے کے بعدہاتھ نہیں آئیگا۔ میری جان وجسم کاتوایک وہی سہاراہے۔

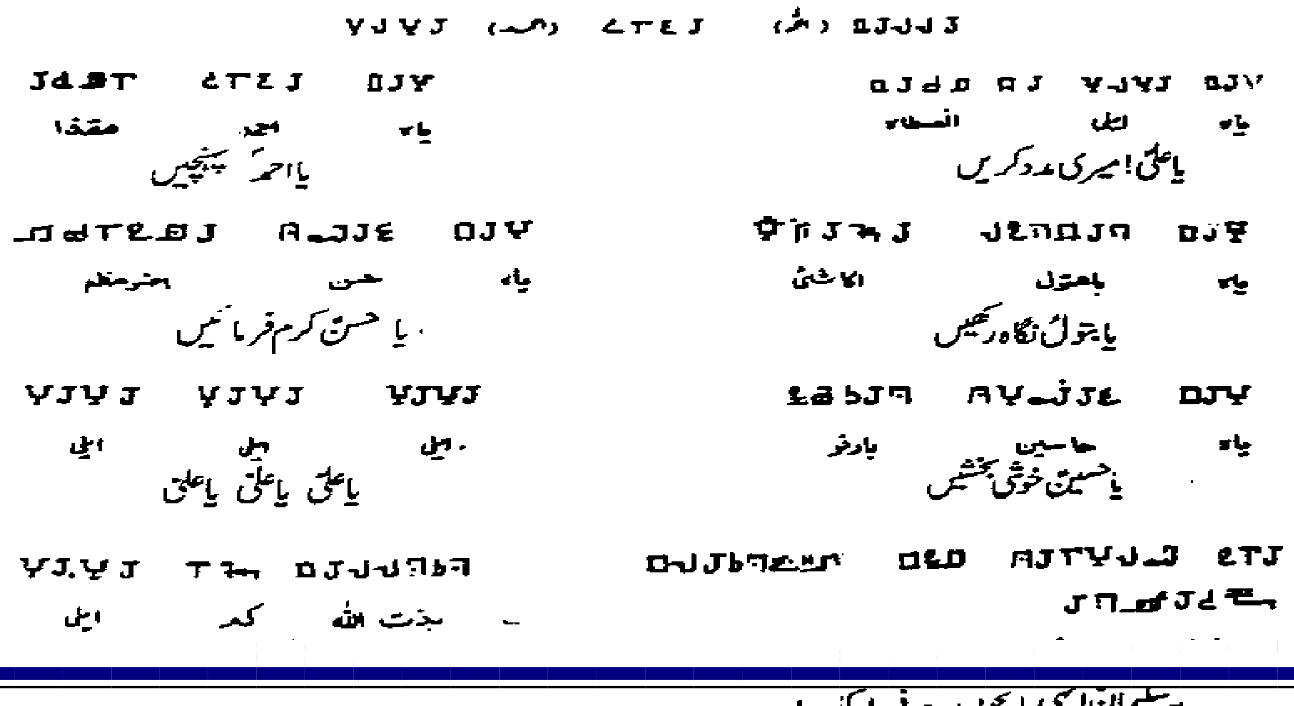
(قدیم نسخہ زبورتحویل پادری اہزان دمشقی بحوالہ رسالہ الحرم قاہرہ ۱۳۷۴ھ۔)

پانڈوں اور کوروں کی مشہور جنگ میں مدد کے لیئے شری کرشن جی اللہ پاک سے ان الفاظ میں میں دعا مانگتے ہیں کہ

ے پرے میشور! سنسار پرم آتما! تجھے اپنی ذات کی قسم کہ جو آکاش اور دھرتی کا جنم کارن ہے۔ اور اس کی قسم جو تیرے پیارے کا پیارا، تیرے پریتیم کا پریتیم ہے۔ اس کا واسطہ جو "اھلی" ہے۔ جو سنسار کے بڑے مندر میں کالے پتھر کے نزدیک اپنا چمتکار دکھلائیگا۔ تو میری بنتی سن جھوٹے راکشٹوں کو نشٹ کر اور سچوں کو فتح دے۔ اے ایشور "ایلا، ایلا، ایلا"۔ اس دعا میں آھلی اور ایلا سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

(رسالہ کرشن بینتی مولفہ پنڈت رام دھن صفحہ ۲۷ شایع کردہ ساگری پستکالیہ دہلی)

۱۹۱۶ء کی پہلی جنگ عظیم کے دوران بیت المقدس سے چند میل فاصلے پر ایک اندترہ نامی گاؤں کے قریب سے گذرتے ہوئے ایک برطانوی فوجی دستے کو عجیب قسم کی ایک روشنی نظر آئی۔ جب۔ اس مقام کی کھدائی کی گئی جہاں سے روشنی نکل رہی تھی تو اس سے ایک چاندی کی تختی ملی۔ جس پر قدیم زبان میں کچھ جملے لکھے ہوئے تھے۔ وہ جملے کسی کو سمجھ نہیں آرہے تھے۔ اس تختی کو کوئی نہ پہچان سکا تو وہ چاندی کی تختی بردوی آثار قدیمہ کے حوالے کی گئی۔ جنگ عظیم کے خاتمے پر ۱۹۱۸ء میں برطانیہ، امریکہ اور فرانس کے ساتھ دیگر یورپی ممالک کے پرانی زبانوں کے ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ ماہرین کی دوسالہ جدوجہد کے بعد ۱۹۲۰ء میں آخر کار یہ کمیٹی اس لوح کو پڑھنے میں کامیاب ہوگئی۔ جس میں یہ انکشاف ہوا کہ یہ لوح مقدس لوح سلیمانی ہے۔ اور اس پر لکھے ہوئے جملے عبرانی زبان کے ہیں۔ اس لوح مقدس کے جملے بمعہ ترجمہ درج ذیل ہیں:



یہ سلیمان ابھی پانچوں سے فریاد کررہا ہے

اس وقت یہ تختی برطانیہ کے اسقف اعظم لاٹ پادری لارڈ بشپ کے کلیسائے فرنگ خفیہ اور مخصوص کمرہ میں محفوظ ہے۔

(ونڈرفل اسٹوریز آف اسلام مصنفہ کرنل پی سی امپلی لندن صفحہ ۲۴۹ رسالہ تحقیقات غربیہ مولفہ ابوحسن شیرازی صفحہ ۱۲ تا ۲۴۔)

مولانا سید محمد صالح السنی، الحنفی اپنی تصنیف شدہ کتاب کوکب دری (جس میں انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تمام فضائل جمع کیئے ہیں) میں حضرت علیؑ کا ایک خطبہ درج کیا ہے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں دیگر انبیاء سلف کے صحیفوں میں ایلیاء نام رکھتا ہوں اور توریت میں "اوریا" عرب میں "علی" میرا نام ہے۔ جس کو پہچانتا ہے جو پہچان ہے میں ہی وہ صادق ہوں جس کی پیروی کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (کوکب دری صفحہ ۷۰، ۷۱ مصنف مولانہ سید محمد صالح السنی الحنفی)

قرآنی حوالہ جات:

۱۔ سورہ نُوح آیات ۲۷،۲۶،۷،۵

۲۔ سورہ ھُوْد آیات ۴۷،۴۶،۴۳،۴۲،۴۱،۴۰،۳۷،۳۶

۳۔ سورہ اَلْقَمَر آیات ۱۴،۱۳

۴۔ سورہ اَلْعَنْکَبُوْت آیت ۱۵

۵۔ سورہ اَلشُّعَرَاء آیت ۱۱۹

۶۔ سورہ اَلْاَعْرَاف آیت ۶۴

۷۔ سورہ اَلنَّجْم آیات ۴،۳

۸۔ سورہ اَلْبَقَرَۃ آیات ۵۹،۵۸

۱۰۔ سورہ اَلصّٰفّٰت آیت ۲۴

حدیث کشتی نجات کے حوالہ جات:

۱۔ مستدرک امام حاکم جلد ۲ صفحہ ۳۴۳، جلد ۳، صفحہ ۱۵۰،۱۵۱۔

۲۔ ینابیع المودۃ باب ۴، صفحہ ۳۲۰۔

۳۔ کفایت الطاب صفحہ ۳ ۲۳۔

۴۔ الشبراوی الشافعی الاتحاف صفحہ ۲۶۔

۵۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء جلد ۴ صفحہ ۳۰۶

۶۔ فضائل الخمسہ الصحاح الستۃ جلد ۲، صفحہ ۶۴

۷۔ مجمع الزوائد صفحہ ۲۷۷

۸۔ طبرانی معجم الکبیر، جلد ا صفحہ ۱۲۵

۹ - المحب الطبری ذخائر صفحہ ۲۰

۱۰۔ کنزالعمال جلد ۶ صفحہ ۲۱۶

۱۱۔ کوکب دری صفحہ ۱۱۳

۱۲۔ صواعق محرقہ مطبوعہ مصر جدید صفحہ ۱۴۸،۱۵۰

۱۳ ۔ تفسیر در منثور جلد اول صفحہ ۷۳

۱۴۔ الشفاء بتعریف مصطفی جلد ۲ صفحہ ۳۷

۱۵۔ تاریخ بغداد جلد ۱۲، صفحہ ۹۱

۱۶۔ شفۃ الصادی صفحہ ۲۴

۱۷۔ منصب امامت صفحہ ۱۲۲

۱۸۔ سخاوی

۱۹۔ استجلاب

۲۰۔ زینی دحلان، منادی، الفیض القدیر

۲۱۔ الفضل المبین شرح جامع الصغیر